نواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ شنبہ مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی۔	
	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
	اعلانات. رخصت کی درخواست۔	۲
۲	وزیر خزانہ میر ہمایوں خان مری کی بجٹ پر اختتامی تقریر	۲
۳	وزیر اعلیٰ الحاج جام میر غلام قادر خان کی تقریر جو انہوں نے بجٹ پر عام بحث کو سمیٹتے ہوئے کی۔	۱۳
۴	سالانہ بجٹ برائے مالی سال ۸۸-۱۹۸۷ء کی منظوری۔	۶۱

جلد نہم

شمارہ ہشتم

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کا نواں اجلاس

۱۹۸۷ء

اسمبلی کا اجلاس بروز شنبہ مورخہ ۲۷ جون
بوقت چھ بجے سہ پہر زیر صدارت آغا عبد الظاہر ڈپٹی اسپیکر
صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

قاری سید حماد کاظمی

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۙ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۵۳

(سُوْرَةُ الْاَنْعَام) آیت نمبر (۱۵۲/۱۵۳)

ترجمہ - اور جب تم بات کرو تو انصاف کی کرو۔ اگرچہ وہ شخص تمہارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو/ اسکو پورا کیا کرو/ ان باتوں کا اللہ تعالیٰ نے/ تم کو تاکیدی حکم دیا ہے/ تاکہ تم یاد رکھو/ اور عمل کرو/ اور یہ کہ/ یہ دین میرا راستہ ہے/ جو کہ بالکل سیدھا ہے/ سو اس راہ پر چلو/ اور دوسری راہوں پر مت چلو/ کہ وہ راہیں۔ تم کو اللہ کی راہ سے/ جدا کر دیں گی/ اسکا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے/ تاکہ تم احتیاط رکھو/

(وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

جناب ڈپٹی اسپیکر - آج وقفہ سوالات نہیں ہوگا آج کے سوالات مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۷ء کے اجلاس میں دریافت کئے جائیں گے۔ اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے

رخصت کی درخواست

اختر حسین خان

سیکرٹری اسمبلی - نواب تیمور شاہ جوگیزئی صاحب وزیر صحت نے اپنی درخواست میں فرمایا ہے کہ وہ موجودہ ۲۵ جون ۱۹۸۷ء کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے تھے لہٰذا ان کے حق میں مورخہ ۲۵ جون ۸۷ء کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب ان معزز ممبران میں سے جنہوں نے بجٹ کی عام بحث میں حصہ نہیں لیا۔ اگر کوئی صاحب بولنا چاہتے ہیں تو بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں چونکہ کوئی معزز رکن نہیں بولنا چاہتے اسلئے اب وزیر خزانہ میزانیہ بابت سال ۱۹۸۷ء ۸۸ پر عام بحث ختم کرینگے۔

میر ہمایوں خان مری - وزیر خزانہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

جناب محمد سرور خان کاکڑ صاحب ! سپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ۔
جناب جام میر غلام قادر خان صاحب وزیراعلیٰ بلوچستان ۔ وزرا کرام و اراکین اسمبلی ۔
السلام علیکم ۔ آج مجھے آپ سے دوبارہ مخاطب ہونے کا موقعہ مل رہا ہے ۔ بجٹ پر بحث کے لئے تین دن رکھے گئے تھے لیکن ممبران اسمبلی کے اصرار پر بحث کے لئے ایک دن بڑھا دیا گیا ۔ جناب اسپیکر صاحب میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں ۔ ان چار دنوں کی بحث میں سولہ اصحاب نے حصہ لیا اور حکومت کو اپنے تجاویز سے مستفید فرمایا ۔ حقیقت میں تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ حکومت کو معلوم ہو سکے کہ عوام کے نمائندے عوام کے لئے کیا چاہتے ہیں اور یہ کہ پیش کیا گیا بجٹ کس حد تک عوام کی توقعات پر پورا اترتا ہے ان چند دنوں میں میں نے پچھلے دو سال میں بجٹ سیشن میں ہونے والی بحث کا مطالعہ کیا تو مجھے اس بات سے نہایت ہی اطمینان ہوا کہ اس سال میں ہونے والی بحث کافی معیاری ہے اگر میں یہ بات کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ تقریباً ہمارے اراکین اسمبلی نے اگلے سال کی بجٹ تجاویز کو پسند کیا ۔ میرے بہت سے ساتھیوں نے بحث میں تعریفی کلمات بھی کہے جو ہمارے لئے باعث فخر ہیں ۔
میرے بعض ساتھیوں نے اپنے حلقہ جات کی بعض اسکیمیں شامل نہ ہونے کا شکوہ بھی کیا یہ نہ صرف ان کا حق تھا بلکہ میرے خیال کے مطابق ان کا فرض بھی تھا ۔ ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے عوام کے اس ایوان میں نمائندگی کریں ۔
اگر خدانخواستہ ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو میرے نزدیک یہاں بیٹھنا وقت کا زیاں ہے ۔ میں نے ان تمام امور کے متعلق جن کی آپ نے نشاندہی کی تقریباً روزانہ اسمبلی کا سیشن ختم ہونے کے بعد متعلقہ محکموں سے ان معاملات پر تفصیلی گفتگو کی ۔ آپنے دیکھا ہوگا کہ وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان صاحب بھی ان اٹھائے گئے امور اور نکات کو ذاتی طور پر قلمبند کرتے رہے

اور بعد میں روزانہ ان معاملات کا تفصیلی جائزہ لیتے رہے جن معاملات کا فوری حل ممکن تھا انہیں سلجھانے کی کوشش کی گئی آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اکثر امور ایسے ہیں کہ جن کے مزید مطالعہ کی ضرورت ہے لہٰذا ہماری کوشش ہوگی کہ جتنا جلدی ہو حل کر دیئے جائیں۔ بعض معاملات جن کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے انہیں ہم وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو اور صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کی خدمت میں پیش کریں گے۔

۱۳ جون ۱۹۸۷ء کو بجٹ پیش ہونے کے بعد میں نے صحافیوں کے ساتھ بجٹ سے متعلق پریس کانفرنس کی۔ صحافیوں نے گلہ کیا کہ انہیں چند مشکلات ہیں جنہیں دور کرنے کیلئے بجٹ میں رقم مختص کی جائے چنانچہ ۱۶ جون کو صحافیوں کے نمائندوں کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی جس میں وزیر اطلاعات بھی موجود تھے۔ صحافی حضرات کی خواہش تھی کہ انہیں اندرون بلوچستان اور دوسرے صوبوں میں دوروں کی سہولت دی جاتے اس کے علاوہ انہوں نے پریس روم ٹیلکس سروس ٹیلی ویژن ریڈیو ٹائپ رائیٹر اور گیس ہیٹر وغیرہ کی ضرورت دلائیں۔

مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر خان صاحب نے ان تمام سہولیات کی اجازت دے دی ہے۔ چونکہ صحافت کا ملک کی ترقی میں نہایت اہم کردار ہے۔ لہٰذا ہماری کوشش رہی ہے کہ صحافت سے وابستہ تمام حضرات کو جائز سہولیات مہیا کی جائیں۔ میری محکمہ اطلاعات سے گذارش ہے کہ وہ ان اقدامات پر بجلد از جلد عمل درآمد

کرائیں۔ اب میں بجٹ کی بحث میں اٹھائے گئے چند نکات کی بات کرنا چاہوں گا۔
جناب میر محمد نصیر مینگل صاحب وزیر صنعت کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بجٹ تقریر میں دستکاری کے مراکز کے متعلق پائے جانے والے تاثر کی وضاحت کی یہ بات صحیح ہے کہ دستکاری کے مراکز میں ہنر سکھا یا جاتا ہے تاکہ ہنر سیکھنے کے بعد بچے اور بچیوں کو روزگار میسر ہو سکے یہ مراکز سکول ہیں بلکہ ہم تو ہنر سیکھنے والے بچے بچیوں کو دو سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیتے ہیں میں نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا تھا کہ ان مراکز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔
میرے ایک ساتھی وزیر منصوبہ بندی ترقیات جناب سیف اللہ خان پراچہ صاحب نے بجٹ میں تجویز پیش کی کہ بچوں اور بچیوں کو تربیت مکمل کرنے کے بعد لوم فراہم کی جائیں تاکہ غریب بچوں اور بچیوں کو ہنر سیکھنے کے بعد مالی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میری محکمہ صنعت سے درخواست ہے کہ وہ اس تجویز کا تفصیلی جائزہ لیں اور ایک جامع منصوبہ بنائیں۔
جناب سردار یعقوب ناصر صاحب وزیر آبپاشی برقیات نے واجبات کی ادائیگی پر زور دیا ہم پر لازم ہے کہ واجبات کی بروقت ادائیگی کریں۔ بلوچستان میں بجلی کے کروڑوں روپے کے واجبات ہیں میری زمیندار بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے واجبات کی ادائیگی میں مزید تاخیر نہ کریں۔ اس طرح زمیندار نے پٹ فیڈر اور کیرتھر کی بھی آبیانہ کی ادائیگی کرنا ہے میری ان بھائیوں سے درخواست ہے کہ آبیانہ کی جلدی ادائیگی کریں تاکہ ہمارے

وسائل بہتر ہوسکیں۔ میرے چند ساتھیوں نے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے نقل پر مکمل پابندی کی بات کی ہے نقل واقعی ایسی دیمک ہے جو ہماری نئی پود کو چاٹ رہی ہے دنیا کی تمام ترقی یافتہ اور مہذب اقوام بچوں کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح نگہداشت کریں میری والدین سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سیاست سے دور رکھیں اور نقل کو ختم کرنے میں حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

محترمہ فضیلہ عالیانی صاحبہ نے حکومت بلوچستان کی آمدنی بڑھانے کی بات کی اور ساتھ ہی نیشنل فنانس کمیشن کا بھی ذکر کیا۔ ہمارے ملک میں آئین کے مطابق مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کو ٹیکس لگانے اور دوسرے ذرائع سے آمدنی ہوتی ہے۔ کسٹمز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس انکم ٹیکس سینٹرل ایکسائیز ڈیوٹی اور سرچارج مرکزی حکومت کے دائرہ کار میں ہے جبکہ لینڈ ریونیو۔ پروانشل ایکسائیز۔ رجسٹریشن موٹر وہیکل ٹیکس پروفیشنل ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں ہے چونکہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کی آمدنی کے ذرائع اخراجات کی نوعیت اور دائرہ کار علیحدہ علیحدہ ہیں اس لئے مرکزی حکومت کا بجٹ علیحدہ اور صوبائی حکومت کے بجٹ علیحدہ ہوتے ہیں لوکل کونسلوں کی آمدنی چونگی محاصل کاروباری لائیسنس فیس اور لوکل کونسلوں کی جائیداد سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے لوکل کونسلیں اپنا بجٹ علیحدہ بناتی ہیں البتہ مالیاتی اور معاشی پالیسیاں تمام ملک کے لئے یکساں ہوتی ہیں صوبائی حکومتیں اپنا بجٹ صرف جاری اخراجات کے لئے بناتی ہیں۔

جبکہ تمام صوبوں کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقوم وفاقی حکومت مہیا کرتی ہے ۔ بلوچستان کے ریونیو بجٹ کے ذرائع کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ سوئی گیس پر ایکسائیز ڈیوٹی اور رائلٹی کا ہے ۔ آئین کی دفعہ ۱۶۱ ، کے مطابق قدرتی گیس پر لگائی گئی ایکسائیز ڈیوٹی اور رائلٹی وفاقی حکومت اکٹھا کرتی ہے لیکن رقم اس صوبے کو دی جاتی ہے جس میں گیس کے کنویں ہوں ۔ چونکہ پاکستان میں گیس کے بڑے کنویں سوئی اور پیر کوہ کے مقام پر بلوچستان کے صوبہ میں واقع ہیں لہٰذا وفاقی حکومت گیس کی ایکسائیز ڈیوٹی اور رائلٹی کا حِصّہ حکومتِ بلوچستان کو واپس کرتی ہے ۔ اگلے سال حکومت بلوچستان کو اس میں ایک سو دس کروڑ تہتر لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے ۔ مرکزی حکومت پرییس پر سرچارج بھی لیتی ہے ۔ لیکن سرچارج گیس کمپنیوں کے منافع کو متوازن رکھنے کے لئے لگایا جاتا ہے اور آئین کی رو سے سرچارج کی آمدنی مرکزی حکومت کے تحت آتی ہے پھر بھی قومی مالیاتی کمیشن میں ہم نے درخواست کی کہ ایکسائیز ڈیوٹی اور رائلٹی کی طرح سرچارج بھی صوبہ بلوچستان کو دیا جائے میں اس ایوان کی وساطت سے قومی مالیاتی کمیشن اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ سرچارج کی رقم بھی صوبہ بلوچستان کو دی جائے ۔

بلوچستان کی آمدنی کا دوسرا ذریعہ وفاقی ٹیکسوں میں صوبائی حکومت کے حِصّہ کا ہے ۔ آئین کی دفعہ ۱۶۰ کے تحت مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے مابین مالیاتی رشتہ کو قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر نافذ کیا جاتا ہے ۔

پچھلے قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر یکم جولائی ۷۵ ۱۹ء سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ ان سفارشات کے تحت وفاقی ٹیکسوں میں سے انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی کل رقم سے بیس فیصد حصہ وفاقی حکومت اپنے پاس رکھتی ہے۔ اور بقایا اسی فی صد چاروں صوبوں میں ان کی آبادی کے تناسب سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اگلے سال اس مد سے بہتر کروڑ چوالیس لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔

صوبائی حکومت کی آمدنی کا تیسرا بڑا ذریعہ مختلف صوبائی محکموں سے ہونے والی آمدنی کا ہے۔ یہ وہ محکمے ہیں جو مختلف خدمات انجام دیتے ہیں مثلاً جنگلات سے آمدنی۔ زرعی پولٹری اور ڈیری فارم سے آمدنی۔ دستکاری کے مراکز سے آمدنی۔ پرنٹنگ پریس کی آمدنی وغیرہ وغیرہ۔ اگلے مالی سال میں اس مد میں سات کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپے آمدنی کی توقع ہے۔

صوبائی آمدنی کا چوتھا ذریعہ صوبائی ٹیکس ہیں۔ اگلے سال ان ٹیکسوں سے سات کروڑ پینتیس لاکھ روپے کی آمدنی توقع ہے۔ ان میں سے تقریباً تین کروڑ نوے لاکھ روپے موٹر وہیکل ٹیکس۔ باون لاکھ روپے پراپرٹی ٹیکس اور ایک کروڑ تیس لاکھ روپے سٹیمپ ڈیوٹی سے ملنے کی توقع ہے۔

صوبائی حکومت کا پانچواں ذریعہ مرکزی حکومت کی گرانٹ ہے جو کہ

قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر دی جاتی ہے۔ اس گرانٹ کی کل رقم پانچ کروڑ روپے ہے۔ ۱۹۷۵ء میں تو پانچ کروڑ روپے کی اہمیت تھی لیکن اب یہ گرانٹ بے معنیٰ سی ہوگئی ہے۔ ہم نے قومی مالیاتی کمیشن سے پرزور سفارش کی کہ گرانٹ کی رقم میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔ ہمارے نزدیک گرانٹ کی رقم پچاس کروڑ روپے سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔

بلوچستان کی آمدنی کا چھٹا اور آخری ذریعہ وہ گرانٹ ہے جو مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کے لئے مہیا کرتی ہے۔ اگلے مالی سال میں مرکزی حکومت ایک سو بیالیس کروڑ چوراسی لاکھ روپے کی رقم کا خسارہ پورا کرنے کے لئے مہیا کرے گی۔ ہمیں خسارہ کی رقم پورا کرنے کے لئے سینتیس کروڑ اناسی لاکھ روپے اضافی گرانٹ کی صورت میں ضرورت ہے۔ ابھی تک مرکزی حکومت نے اس رقم کی فراہمی کے لئے یقین دہانی تو نہیں کرائی لیکن پھر بھی ہم کوشش کریں گے کہ دوران سال ہمیں یہ رقم اضافی گرانٹ کی صورت میں مل جائے۔ اس رقم کا مہیا ہونا ضروری ہوگا۔ کیونکہ ہمارے لئے اپنے وسائل کو اس حد تک بڑھانا ممکن نہیں۔

وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر خان صاحب بھی اس کوشش میں ہیں کہ یہ اضافی گرانٹ مل جائے۔ حقیقت میں تو نہ خسارے کی رقم ہونی چاہیئے۔ اور نہ ہی ہمیں مرکزی حکومت کی طرف دیکھنا چاہیئے لیکن بد قسمتی سے قومی مالیاتی کمیشن جو کہ ۱۹۸۵ء میں قائم ہوا تھا۔ اپنی سفارشات مرتب نہیں کر سکا۔ اس کمیشن میں میں خود اور سردار محمد یعقوب خان ناصر صاحب بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہم نے اپنا کیس بھی کمیشن کے سامنے پیش کر دیا ہے ہم توقع کرتے ہیں کہ قومی مالیاتی کمیشن ایسی سفارشات مرتب کریگا جس سے بلوچستان کو اس کی ضروریات کے مطابق وسائل مل سکیں گے اور ہمیں ہر سال خسارہ کی گرانٹ کے لئے مرکزی حکومت کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑے گا۔ بہر حال ان سفارشات کے تحت جب تک بلوچستان کو مزید وسائل دستیاب نہیں ہوتے ہمیں خسارہ پورا کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی گرانٹ پر انحصار کرنا پڑے گا۔ میں ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ گرانٹ بھی ہمارا آئینی حق ہے اور ہم کسی صورت میں بھی یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ مرکزی حکومت کوئی امداد دے رہی ہے۔ اس گرانٹ کی ضرورت صرف اس لئے

پڑ رہی ہے کیونکہ قومی مالیاتی کمیشن اپنی سفارشات مرتب نہیں کر سکا۔ ہم انشاء اللہ بلوچستان کا کیس پوری طرح پیش کرینگے۔ میں نہیں سمجھتا کہ بلوچستان کو وسائل اسکی ضرورت کے مطابق مہیا نہ ہو سکیں۔

نصیر احمد باچا صاحب نے بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے متعلق کچھ فرمایا تھا جس کے بارے میں وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نے اگلے روز وضاحت پیش کی تھی۔ چونکہ یہ شعبہ جناب پراچہ صاحب کا ہے لہذا میں مزید وضاحت مناسب نہیں سمجھتا۔

جناب ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب نے جیلوں کی اصلاح کے لیئے تجاویز دینے کو کہا تھا وہ بخوشی اپنی تجاویز بھیجیں۔ میں انکا خیر مقدم کرونگا۔

جناب عصمت اللہ خان موسیٰ خیل نے دورے کے لئے کہا اسکے علاوہ انہوں نے شاید وزراء صاحبان سے شکایت بھی کی۔ وہ میرے پاس جب بھی آئے میں نے ہمیشہ ان کا خیر مقدم کیا۔ غالباً انہیں مجھ سے شکایت نہیں ہوگی۔ میں اپنے معزز ساتھیوں سے گذارش کرونگا کہ وہ نہ صرف عصمت اللہ صاحب بلکہ کسی بھی معزز ساتھی کو شکایت کا موقع نہ دیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ انکی شکایت کسی غلط فہمی پر مبنی ہوگی۔

میرے دیگر ساتھیوں جناب عبدالکریم نوشیروانی صاحب اور بشیر مسیح صاحب، ارجن داس بگٹی صاحب۔ سردار دنیار خان کرد صاحب، ظریف خان مندوخیل صاحب اور نبی بخش کھوسہ صاحب نے جو تجاویز دی ہیں۔ انشاء اللہ میں انہیں حل کرنے کی کوشش کرونگا۔

جناب پری گل صاحبہ۔ سردار احمد شاہ کھیتران اور عبدالنبی جمالی نے بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ہماری تجاویز سے اتفاق کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اس صوبہ کے غریب لوگوں کی خدمت کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم صرف لوگوں کی خدمت کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم صرف اور صرف غریبوں کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھیں۔ اور اپنے انفرادی مسائل کو دور رکھیں۔ تاکہ ہم لوگوں کے سامنے سرخرو ہو سکیں اگر ہم نے اپنے انفرادی مفاد کو ترجیح دی تو ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ خدا ہمیں کبھی معاف نہیں کریگا۔ شکریہ

(تالیاں)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اب وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان صاحب سالانہ بجٹ کی Whiding Speech کریں گے۔

الحاج میر جام غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قابل احترام اسپیکر صاحب ! معزز اراکین اسمبلی خواتین و حضرات -
السلام علیکم -

یہ میرے لئے بہت خوشی کا باعث ہے کہ میں آپکی وساطت سے اس معزز ایوان میں بجٹ ۸۸-۱۹۸۷ء پر بجٹ کر رہا ہوں ۔ اس بجٹ پر جن حضرات نے بجٹ کی ہے اور جنہوں نے اسکی تعریف کی ہے ۔ یا اس پر تنقید کی ہے میں ان کا مشکور ہوں ہیں جنہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا ہے میں ان کا بھی مشکور ہوں ۔ میں اس پورے ایوان کا مشکور ہوں چاہے کسی ممبر نے بحث میں حصہ لیا ہے یا نہیں لیا ۔ اس بجٹ کی زیادہ تر اراکین نے تعریف ہی کی ہے ۔ لہذا میں تمام بھائیوں کا مشکور ہوں ۔

اس بجٹ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے ۔ (تالیاں) اگر آپ اس بجٹ کو دیکھیں تو یہ بجٹ جناب وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام کے گرد گھومتا ہے ہم ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے پانچ نکاتی پروگرام دیا ہے اور یہ بجٹ ان کا پانچ نکاتی پروگرام ہے گویا سارا دریا کوزے میں بند کر دیا گیا ہے

اور اس طرح پانچ نکاتی پروگرام اس بجٹ میں سمودیا گیا ہے۔ اور یہی اصل بجٹ ہے۔

جناب والا! اس بجٹ پر جن معزز اراکین نے حصہ لیا ہے ان میں میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب بشیر مسیح۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ میر محمد نصیر مینگل، سردار یعقوب خان ناصر، ملک محمد یوسف اچکزئی میر نبی بخش خان کھوسہ، جناب عصمت اللہ خان موسیٰ خیل، ان کے علاوہ شیخ ظریف مندوخیل، سردار دینار خان کرد اور میر عبدالنبی جمالی ہیں۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ نے بھی تقریر کی ہے جن کا نام لینا میں بھول رہا ہوں۔ اس بجٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ شرح خواندگی کو بڑھایا جائے گا۔ اور ۱۹۹۰ء تک اسی فی صد تک بڑھایا جائے گا۔ اور اس کے متعلق جیسا کہ میری بہن مسز فضیلہ عالیانی نے کہا ہے کہ ہم یہ شرح خواندگی ۹۰ء تک حاصل نہیں کر سکیں گے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس منزل کو باہمی مل جل کر حاصل کرلیں گے۔ اور ہم نے باہمی مل جل کر اس صوبے کو ترقی دینا ہے۔ لہٰذا ہم اس بجٹ پر اتنا عمل درآمد کریں کہ یہ قابل رشک ہو۔ نیز تعلیم کی شرح کو اتنا بڑھائیں گے کہ اس پر سب رشک کریں گے۔ اس صوبے سے پسماندگی دور کی جائے گی۔ تاکہ اس پر سب فخر کرسکیں۔ جناب والا!

اس بجٹ میں ہر مد کے لئے رقم رکھی گئی ہے۔ صحت کے لئے بھی اس میں کافی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس کی خصوصیات یہ ہیں۔

خاص طور پر رورل ایریا کے لئے جو پروویژن رکھی گئی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ ڈاکٹروں کا رجحان ہے کہ وہ دیہاتوں میں نہیں جاتے وہ اس لئے نہیں جاتے تھے کہ ان کو دور دراز اضلاع میں گریڈ نہیں ملتا تھا۔ اب ان کا گریڈ بڑھا کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز دور افتادہ علاقوں میں جا سکیں۔ مجھے امید ہے کہ ان اقدامات سے بلوچستان کی طویل مشکلات حل ہو سکیں گی۔

جناب والا! پانی کی اسکیمیں، سڑکیں، سات مرلہ اسکیم اور سیم و تھور کا تدارک جیسے میرے معزز رکن نبی بخش خان کھوسو صاحب کو میں بتلانا چاہتا ہوں کہ حیردین پٹ فیڈر کا منصوبہ آپ کے سامنے ہے آپ خیال کریں یہ حکومت عوام کے مطالبہ پر کتنی شدت سے عمل کر رہی ہے۔ جناب والا! جیسا کہ میری پچھلی تقریر میں میرے رفقائے کار اور معزز اراکین نے جو تعریف کی ہے وہ چند اقدام ہیں جو موجودہ حکومت نے ضلعی سطح پر کئے ہیں۔ ماڈل اسکولوں کا قیام اور سنگل ٹیچرز اسکولز

میں دو اساتذہ کا تقرر اور اسی طرح دو سائنس ٹیچرز کی تعیناتی اسکے علاوہ ڈویژنل سطح پر اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تقرر اور پندرہ ہسپتالوں کو ضلعی ہسپتال کا درجہ دینا یہ سب انقلابی اقدام ہیں۔ جناب والا! اسکے علاوہ صحت کے شعبے میں ضلعی ہسپتالوں میں بلڈ بنک کا قیام لیبارٹری بنانا اور جیلوں میں اصلاح اور ضلعی سطح پر لیویز سپرنٹنڈنٹ کا مقرر کرنا۔ جناب والا! ان تمام چیزوں کی تعریف معزز اراکین اسمبلی نے کی ہے ان کو سراہا ہے۔

جناب اسپیکر! اب میں ایک ایک اسمبلی ممبر کی تقریر لیتا ہوں۔ انہوں نے بجٹ کی تعریف کی ہے یا اس پر تنقید کی ہے کچھ مطالبے کئے ہیں لہٰذا میں فرداً فرداً ہر ایک کا ذکر کرونگا۔ سب سے پہلی تقریر میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے کی اور اور بجٹ کو انقلابی قرار دیا میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کو انقلابی کہا انہوں یہ بھی مانا کہ ان کے علاقہ خاران میں پہلے اڑتیس سالوں میں اتنی انقلابی ترقی نہیں ہوئی تھی۔ جتنی ان دو سالوں میں ہوئی ہے۔ میں ان کے اس جرأت مندانہ اقدام پر ان کا مشکور ہوں۔ اور ان کو یقین

دلانا چاہتا ہوں کہ آپ دیکھیئے جب میں آگے اپنی تقریر میں آؤنگا تو ان کو معلوم ہوگا کہ خاران کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ جناب والا! خاران کے لئے بائیس لاکھ کی واٹر سپلائی اسکیمیں رکھی گئی ہیں خاران دالبندین روڈ کی درستگی کے لئے سات لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب والا! اسکے بعد جناب بشیر مسیح صاحب کی تقریر پر آتا ہوں انہوں نے اپنی تقریر میں سات مرلہ اسکیم کا ذکر کیا ہے۔ اسکی تعریف کی ہے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اقلیتی فرقہ کے افراد کیلئے سات مرلہ اسکیم میں پروویژن کیجائے میں یہ کہتے ہوئے بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا ہوں کہ انہوں نے خود اپنی تعریف نہیں کی کیونکہ بشیر مسیح صاحب خود اقلیتوں کیلئے ایک اسکیم بنارہے ہیں میں ان کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا! یہ رقم بھی اسی بلوچستان کے خزانے کی ہے وہ اچھے کام میں تصرف کررہے ہیں لہذا میں ان کو دوبارہ دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ جہانتک غریبوں کا تعلق ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ عملی طور پر غریب عوام اور بغیر پناہ لوگوں یعنی جن کو رہنے کے لئے چھت نصیب نہیں کے لئے سات مرلہ اسکیم تمام اضلاع میں جاری کی جائے ایک دوسری ہاؤسنگ اسکیم کو جناب پرائم منسٹر صاحب نے

منظور کیا ہے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان اسکیموں پر پوری
طرح عمل کیا جائے گا اور انشاء اللہ بلوچستان میں کوئی بے گھر آدمی
نظر نہیں آئے گا۔ جناب والا! ہم صرف زبانی باتیں نہیں کرتے
کہ ہم روٹی کپڑا اور مکان دیں گے۔ بلکہ ہم ضرور دیں گے ہم اپنی
پوری کوشش کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مایوس نہیں
ہوں گے۔ رازق تو اللہ ہے وہی رزق دینے والا ہے لیکن اس
نے اس کے لئے اسباب بھی پیدا کئے ہیں۔ انشاء اللہ ہماری پوری
کوشش ہوگی۔ اور ہم اس ایوان کے اندر جو وعدے کر رہے ہیں
ان کو صحیح طور پر پورا کریں گے۔ اقلیتوں کا انہوں نے ذکر کیا
ان کو خود معلوم ہے وہ کافی عرصہ سے کنٹونمنٹ میں رہ رہے
ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کنٹونمنٹ ایریا کس کی ملکیت ہے آیا صوبائی حکومت کی ملکیت ہے یا مرکزی
حکومت کی۔ تاہم اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف ہے
تو وہ مجھ سے رجوع کریں ہم سے جہانتک ممکن ہو سکا ہم کوشش کرینگے
جناب والا! میرے پاس ایک چٹ آئی ہے۔ لیکن ابھی تو
میری تقریر شروع ہوئی ہے۔ انشاء اللہ کوئی بھی ایم پی اے
اپنے آپکو محروم نہ سمجھیں۔ آنے والے وقت میں آپ کو
خوشی کا پیغام ملے گا۔ انہوں نے جتنی ایسی چیزیں فرمائی تھیں

مثلاً اے ایس آئی کے متعلق دوسری باتیں میں انشاءاللہ کرونگا۔ اور بشیر مسیح صاحب کو آئندہ کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ انہوں نے میڈیکل سیٹوں کے متعلق کہا جب میں پہلے چیف منسٹر تھا اس وقت ہم نے اقلیت کیلئے سیٹیں رکھی تھیں۔ یہ معاملہ اب دوبارہ کیبنٹ میں ہم رکھیں گے اور اکثریتی جماعت کے سامنے یہ پیش ہوگا اور انشاءاللہ جو فیصلہ بھی ہوگا اس پر عمل کیا جائیگا۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں خواتین کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ بالکل کم ہے خاص طور پر اس لئے کہ بلوچستان کی خواتین کے متعلق کہتا ہوں خواہ وہ بہن ہو، خواہ بیٹی یا ماں ہو، یہاں کی خواتین کو گھریلو زندگی میں جو کام کرنا پڑتا ہے اور جو خدمات وہ انجام دیتی ہیں میں سمجھتا ہوں اس کو جس قدر بھی سراہا جائے کم ہے جب صبح ہوتی ہے وہ کاشتکار کیلئے چائے بناتی ہے گھر کو صاف کرتی ہے مال مویشی چرانے جاتی ہے چکی پیستی ہے یعنی اسقدر مشقت کرتی ہے لیکن اس کے باوجود ابتک ہماری خواتین کو وہ درجہ نہیں ملا انکی خدمات کا جو ان کو ملنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ موجودہ حکومت خواتین کی بہبود کیلئے جو اقدامات کر رہی ہے ہماری خواتین ان کو سراہیں گی۔

جناب اسپیکر! میں نصیر مینگل صاحب کا بھی مشکور

ہوں وہ بھی ہماری کابینہ کا جزو ہیں انہوں نے اس بجٹ کی تعریف کی ہے اور امن و امان کو مثالی قرار دیا ہے۔ ایم پی اے صاحبان نے جو اسکیمیں دی ہیں اور جن پر عمل ہو رہا ہے انہوں نے اسکی تعریف کی ہے سینڈک منصوبہ کی بھی انہوں نے تعریف کی اسکے لئے میں اپنی طرف سے حاجی عید محمد نوتیزئی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں ان کو قابل تحسین سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کوئٹہ میں بار بار میری توجہ اس طرف مبذول کروائی انکی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ سینڈک پراجیکٹ اب قابل عمل قرار دیا گیا ہے۔ اور حکومت عملی صورت میں اس پر کام کر رہی ہے۔

جناب والا! اب میں ارجن داس بگٹی صاحب کی تقریر پر آتا ہوں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی مجموعی طور پر اس بجٹ کو اچھا قرار دیا ہے یہ انکی بڑی مہربانی ہے کہ انہوں نے بجٹ کو اچھا قرار دیا۔ اسکے لئے میں جسقدر ان کا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ انہوں نے یہ کہکر پورے ایوان کا دل خوش کر دیا ہے کہ بھارت کے اندر مسلمان اس قدر محفوظ نہیں جسقدر پاکستان میں ہندو محفوظ ہیں انہوں نے کتنی کھری اور سچی بات کہی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں بلکہ پاکستان میں اقلیتوں میں اتنا درجہ

حاصل ہے جتنا ہم نے اکثریتی بھائیوں کو دیا ہوا ہے۔ ہم نے اقلیتوں کو غیر نہیں سمجھا ہم ایک ہیں ہمارے اقلیتی بھائی پاکستان کے استحکام اور سلامتی و بقاء کیلئے کام کر رہے ہیں۔ اس جذبے خلوص اور اپنے وطن سے محبت کے لئے میں اپنے تمام اقلیتی بھائیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے وزیر خزانہ سے گلہ کیا ہے کہ وہ انہیں بھول گئے ہیں میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کسی کو نہیں بھولے ہیں۔ بشرطیکہ وہ خود کسی کو نہ بھول جائیں۔

اب میں سردار یعقوب ناصر صاحب کی طرف آنا چاہتا ہوں جو ہمارے وزیر آبپاشی ہیں انہوں نے ایوان کے سامنے واجبات کی ادائیگی کی بات کہی اور مجھے امید ہے کہ لوگوں نے سنا بھی ہوگا۔ اور اس کے ساتھ مجھے یہ بھی امید ہے کہ لوگ ان کی آواز پر لبیک بھی کہیں گے کم از کم واجبات کی ادائیگی میں تساہل نہیں کریں گے۔ اور کسی لعت ولعل سے کام نہیں لیں گے بلکہ واجبات کی فوری ادائیگی کریں گے۔ یعقوب ناصر صاحب مجھے یہ نہ کہیں کہ میں ان کے علاقے کو بھول گیا ہوں انکے ساتھ میں آگے اور ممبران کی تفصیل میں بھی جاؤنگا یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کہیں وہ محسوس نہ کریں اور ان کا

دل چھوٹا ہو جائے اور یہ سمجھیں کہ ان کے علاقہ کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے -

اب میں جناب فضیلہ عالیانی صاحبہ کی تقریر کی طرف بھی آنا چاہونگا میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے قومی بجٹ کے سلسلہ میں حکومت کے نظر ثانی شدہ بجٹ کو سراہا اور اس پر انہوں نے وزیر اعظم کے اقدام کو خراج تحسین پیش کیا اس موقع پر جو صحیح بات کہی گئی ہے اس کے لئے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر! انہوں نے تعلیمی استعداد اور معیار بڑھانے پر بھی زور دیا ہے۔ یہ ان کی بہت اچھی تجویز ہے۔ میں انہیں مزید یہ بتاتا چلوں کہ ہم اسکول بنا رہے ہیں، مسجد اسکول بنا رہے ہیں یہ حکومت کے تعلیم کے سلسلہ میں بہت اچھے اقدام ہیں۔ لیکن جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ تعلیم کا معیار رفتہ رفتہ نیچے آرہا ہے میں اسکی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مگر میں یہ ضرور کہونگا کہ میں ایک مدت سے اپنی تقریروں کے ذریعے طالب علموں، ان کے والدین، عوام اور خصوصاً طالب علموں کی ماؤں سے ہمیشہ یہ اپیل کرتا آیا ہوں کہ آج کا طالب علم جس سمت جارہا ہے وہ بہت

ہی خطرناک ہے طالب علموں کو زمانہ طالب علمی میں صرف اور صرف اپنی تعلیم کی طرف توجہ دینا چاہیئے اگر وہ اپنے مقصد سے ہٹ کر کسی اور چیز میں حصہ لیتے ہیں تو وہ اپنے مقصد اور فرائض سے انحراف کر رہے ہیں اور پھر اسکا انجام کیا ہوتا ہے وہ ہمارے سامنے واضح ہے میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہماری پود اور نئی نسل خود کشی پر آمادہ ہو چکی ہے۔ اور اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اس نئی نسل اور پود کو اس تباہی سے بچائیں۔ کیونکہ پوری ملتِ اسلامیہ کا تعلق اس پاکستان سے ہے۔ آپکا تعلق کسی جماعت سے ہو آپ اپنے مقصد کے لئے

ان طالب علموں کو اپنا آلہ کار بناتے ہیں تو آپ خدا کے لئے سوچیئے کہ آپ ان معصوم بچوں کو کہاں لے جا رہے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ وہی سمت ہے کیا یہ وہی طالب علم ہیں جنہوں نے پاکستان حاصل کرتے وقت عمارتوں پر جھنڈے لہراتے اور اپنے خون سے دیواروں پر لکھا کہ لیکر رہیں گے پاکستان بن کے رہے گا پاکستان۔ لیکن آپ آج کے طالب علموں کو دیکھئے جو لکھتے ہیں کہ اس پاکستان کو مٹا دو یہ بات ہمارے لئے کتنے افسوس کی ہے۔

جناب والا! یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے جو نہ صرف بلوچستان کیلئے بلکہ پاکستان کیلئے اور ان ماؤں وبہنوں کے لئے بھی ہے جو ان کے والدین کہلاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بچوں اپنے طالب علم بھائیوں کی صحیح تربیت کریں اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے انہیں فعال بنائیں تاکہ یہ قوم ترقیافتہ قوموں کے برابر آسکے۔ مجھے امید ہے کہ یہ قوم اس چیلنج کو قبول کرے گی۔ جس سے اس قوم کی صحیح رہنمائی ہو سکے گی۔ اور ہمارے بچے صحیح نہج پر تعلیم حاصل کرینگے اس سلسلہ میں مجھے امید ہے اور مجھے نظر بھی آرہا ہے کہ ہماری اسمبلی کے جتنے بھی ممبران ہے انشاء اللہ ان کا تعاون حاصل رہیگا اور ہم اور آپ اس طرح اس چیلنج کو پورا کرسکیں گے۔

جناب والا! محترمہ فضیلہ عالیانی صاحبہ نے فرمایا کہ اسکولوں میں پنکھے ہونے چاہئیں۔ اس کیلئے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ ہر اسکول میں خواہ وہ پرائمری اسکول ہو۔ مڈل اسکول ہو یا ہائی اسکول یعنی تمام اسکولوں میں بجلی کے پنکھے مہیا کئے جائیں گے (تالیاں) انہوں نے

یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ ایم پی اے فنڈز کا پچیس فیصد علیحدہ رکھا جائے اور وہ رقم سوشل ویلفیئر کے پاس ہونا چاہیے تاکہ سماجی بہبود بچوں کے لئے یہ رقم خرچ کرے۔ جناب والا! اس فنڈ پر کوئی خاص پابندی نہیں ہے ایم پی اے حضرات چاہیں تو وہ اس قسم کی اسکیمیں دے سکتے ہیں۔ اس کے لئے میں فضیلہ عالیانی سے یہ کہونگا کہ وہ تفصیلی اور مکمل منصوبہ حکومت کو پیش کریں تاکہ موجودہ حکومت اسے عملی جامہ پہنائے۔ سوئی گیس کے متعلق میرے ساتھی رفقاء ہمایوں مری صاحب نے وضاحت کی ہے اور یہ آپکے علم میں بھی ہے اور اس بارے میں انہوں نے اپنی تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ کہ وہ فنانس کمیشن میں یعنی یعقوب ناصر اور وہ خوب لڑے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس کے اچھے نتائج برآمد ہونگے۔ اور جیسا کہ میں نے اپنی تقریر میں بھی کچھ باتوں کا ذکر کیا تھا اور جناب مرکزی وزیر خزانہ جناب یسین خان وٹو کو کچھ تجاویز پیش کی تھیں جن کا علم چیف سیکرٹری صاحب کو بھی ہے۔ میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو بات صحیح کی جاتی ہے وہ ادھوری نہیں رہتی۔

جو بھی اچھی اور قابل عمل بات ہوتی حکومت انشاء اللہ اس پر عمل کرے گی۔ اب انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بلوچستان میں ہر سال ایک ہزار گاؤں کو بجلی پہنچائی جائے گی ۔ یہ بہت اچھی بات ہے ۔میں ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں سرمایہ ملا تو ہم ایک ہزار کیا دو ہزار گاؤں کو بھی بجلی پہنچائیں گے۔ یہ بات صرف وسائل پر منحصر ہے ۔ اور مجھے امید ہے کہ ہمارے پاس وسائل آئیں گے تو ہماری زمین سونا اگلے گی ۔ اس کے لئے ہمیں محنت کرنا ہے ۔ میں انہیں ایک مرتبہ پھر یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان حکومت کے پاس جتنے وسائل بھی ہونگے ہم ان وسائل کو بروئے کار لائیں گے ۔ ہم کسی چیز سے بھی دریغ نہیں کریں گے یہاں میں یہ ضرور کہوں گا کہ جب تک پورے بلوچستان کو بجلی فراہم نہیں کی جاتی اس وقت تک بلوچستان میں انقلاب نہیں آسکتا ترقی کا انقلاب نہیں آسکتا کیونکہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جن علاقوں میں بجلی پہنچ گئی ہے وہاں کس قدر سرسبز انقلاب آیا ہے۔

میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ ہماری کوشش ہوگی کہ جہاں پر بجلی نہیں ہے وہاں پر بجلی پہنچائی جائے اور جہاں پر بجلی موجود ہے اس کی توسیع کی جائے گی ۔ ایک صاحب نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے

کہا تھا کہ انسان کی زندگی کا اصل سرمایہ صرف اس کا کفن ہی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ کفن بھی شاید کسی کو نصیب ہو یا نہ ہو انسان کا اصل سرمایہ اس کے اچھے کام ہیں اگر اچھے کام کئے ہوں گے تو اچھا سرمایہ ہوگا اور دوسرے جہاں میں اچھے دن گزریں گے اور اگر برا عمل ہوگا تو وہاں پر بھی برا پھل ملے گا۔

اپنی بجٹ تقریر میں نصیر باچا صاحب نے بہت گلے شکوے کئے ہیں۔ ان کے گلے شکوؤں کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں انہوں نے جو تنقید کی ہے بڑی محبت سے کی ہے اچھے طریقے سے کی ہے۔ انہوں نے وزیر منصوبہ بندی سے گلا شکوہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ وزیر منصوبہ بندی نے صرف کوئٹہ کو دیکھا ہے میں تو کہتا ہوں کہ چمن کوئٹہ کے بغیر کچھ نہیں اور چمن کے بغیر کوئٹہ کچھ نہیں۔ کوئٹہ بھی تو آپ کے صوبے کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ میں ان کو بتاتا ہوں کہ ان کے ضلع کے لئے کیا کچھ ہے۔ اگر آپ بجٹ کو دیکھیں تو اس کے لئے کافی رقم مختص ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں ضلع پشین کے لئے کتنی رقوم رکھی ہیں۔ اور مختلف ایجنسیوں کتنی ہے زیادہ رقوم رکھی ہے۔ اور سال ۸۸ - ۱۹۸۷ء میں ساڑھے گیارہ کروڑ رکھے ہیں۔ یہ ساڑھے گیارہ کروڑ کوئی معمولی رقم نہیں ہے۔

اور آبادی کی بنیاد پر جو رقم ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔ اس طرح پشین میں کام کرنے کے لئے کل رقم پندرہ کروڑ روپے کے قریب ہے۔

اس کے علاوہ ضلع پشین کے لئے مرکزی حکومت سے بجلی اور نیشنل ہائی ویز کے لئے رقم ملی ہے وہ بھی علیحدہ ہے۔ لائیوسٹاک ڈیولپمنٹ پراجیکٹ پشین کے لئے دو کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے اس میں لائیوسٹاک کے مختلف شعبے آتے ہیں۔ آبپاشی کی اسکیمیں وہاں پر مختلف ہیں۔ ان پر اخراجات کا اندازہ ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ اس میں بھی آبپاشی کی مختلف اسکیمیں ہیں۔ مثلاً ولما، بوستان درہ مبند خوشدل خان اور برج عزیز خان وغیرہ کی اسکیمیں اسکی فیزابلیٹی رپورٹ بن گئی ہے۔ حکومت ان پر کثیر رقوم خرچ کریگی۔

ضلع پشین میں روڈ کے لئے ستاسٹھ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ اور سرکاری عمارات تعمیر کرنے کے لئے اٹھارہ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں تعلیم اور صحت کے لئے بھی کافی رقم رکھی گئی ہے توبہ کاکڑی پراجیکٹ کے لئے اس سال بیس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور اس کے لئے اگلے سال تیس لاکھ روپے رکھے جائیں گے گورنر سپیشل فنڈ سے بیس

لاکھ روپے ضلع پشین کو دیئے ہیں اور وزیر اعلیٰ کے سپیشل فنڈ سے دس لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں آپ کی یہ حکومت جو عوامی حکومت ہے اور آپ کی اپنی حکومت ہے کتنا آپکے علاقے کی ترقی میں دلچسپی رکھتی ہے۔ یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ تمام علاقوں کے ساتھ تمام بھائیوں کے ساتھ مساوی سلوک کر رہی ہے اور اس صوبے کے تمام اضلاع ہمارے اپنے اضلاع ہیں ان تمام اضلاع کی ترقی اور خوشحالی ہماری اپنی خوشحالی ہے۔ میں اپنے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے آجتک کسی علاقے کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے ہم اپنے تمام علاقوں کا خیال رکھتے ہیں ہم ہر بھائی کے علاقے کا خیال کرتے ہیں اور تمام اضلاع کی تفصیلات اس بجٹ میں دے دی گئی ہے اور آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ضلع پشین پر کتنی توجہ دی گئی ہے۔

جناب والا! جیسا کہ باچا صاحب نے کہا ہے کہ پراچہ صاحب نے چمن کا دُور ہونے کی وجہ سے خیال نہیں کیا ہے۔ مگر میں تو کہتا ہوں کہ دُور رہ کر بھی وہ نزدیک ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سات مرلہ اسکیم کو وہاں پر شروع نہیں کیا گیا ہے میں تو کہتا ہوں سات مرلہ اسکیم پورے بلوچستان کے لئے ہے اور ہر ضلع کے لئے ہے۔

میرے معزز رکن کو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہونی چاہیئے۔ چمن جو پہلے گل گلزار ہے ہم اس کو مزید گل گلزار بنائیں گے۔ میں نے چمن کے اسٹیڈیم کے لئے اعلان کیا تھا میں ان کو تبلا نا چاہتا ہوں اس پر عمل ہو گا اور ان کے اسکول کی چار دیواری اور کمروں کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے۔ چمن اسٹیڈیم کے لئے جو پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اس پر اگلے سال کام شروع ہو جاتے گا۔ اور اس پر تیز رفتاری سے کام ہو گا۔

جناب والا! انہوں نے ٹی وی بوسٹر کے لئے کہا ہے کہ وہ ٹی وی پروگرام نہیں دیکھ سکتے ہیں یہ کوئی صوبائی محکمہ نہیں ہے لیکن ہم اس کے لئے بھی پوری کوشش کریں گے کہ ان کی ٹی وی کی خواہش پوری ہو جائے اور پروگرام دیکھ سکیں۔ باچا صاحب نے اپنی تقریر میں جس چیک پوسٹ کا ذکر کیا ہے کہ وہاں سے ملیشیا کی چیک پوسٹ ہٹائی جائے اس کے بارے میں میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد کسی پر ظلم کرنا نہیں ہے۔ میں اپنے معزز ممبر صاحب کو تبلا نا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو دیکھا جائے گا۔ جہاں حکومت کو چیک پوسٹ کی ضرورت ہوگی وہاں پر رکھی جائے گی اور اس چیک پوسٹ سے کسی بھائی کو تکلیف نہیں ہوگی۔

جناب اسپیکر! ان کے بعد میں اپنے بھائی قابل احترام ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب کی تقریر کی طرف آنا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ بجٹ تقاریر کے دوران بھی وزیر صاحب غائب رہتے ہیں میرے خیال میں ان کی نظر اس طرف نہیں گئی ہے اکثر وزراء موجود ہوتے ہیں ان میں سے صرف دو وزیر نہیں تھے۔ ایک اپنی بیماری کی وجہ سے موجود نہیں تھے اور دوسرے پیرانہ سالی کی وجہ سے موجود نہیں تھے۔ یہ انہوں نے اچھی بات اور اچھی نصیحت کی ہے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ دوران اجلاس وزراء صاحبان کو موجود رہنا چاہیئے امید ہے آئندہ وزراء صاحبان اس بات کا خیال کریں گے تاکہ کسی معزز رکن کو یہ شکایت نہ ہو۔

آپنے دیکھا کہ وہاں پر اسکول ہیں لیکن استاد نہیں ڈسپنسری ہے لیکن ڈاکٹر نہیں ہوتا۔ اگرچہ ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر نہیں کمپاؤنڈر ہوتے ہیں میں نے ان دو محکموں کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ ایسی شکایت ہو تو فوری طور پر اسکا ازالہ کر کے حل کیا جائے آئندہ کبھی کوئی معزز رکن معائنہ کے لئے دورے پر جائیں اسی قسم کی شکایت ان کو نظر نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسکولوں کے بچوں کے بارے میں تجویز دی

ہے آئندہ چھ ماہ سال میں دورہ کیا جائے تجویز بڑی اچھی ہے اسکا ہم جائزہ لے رہے ہیں انشاء اللہ اس پر عمل کرنا اس حکومت کا فرض اولین ہے۔ انہوں نے دوسری تجویز دی ہے کہ اسکولوں میں یوم والدین منایا جائے میں ان سے گذارش کرونگا کہ وہ پہلے اپنے گھر سے ابتدا کریں اور دیکھیں کہ اس کا نتیجہ آیا اچھا نکلتا ہے اور اگر اس کا رد عمل اچھا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ ضرور اچھا نتیجہ نکلے گا تو باقی تمام اسکولوں میں بھی یہ طریق کار اختیار کیا جائیگا۔ لیکن یہ کام وسیع تر وقت کا ہے محکمہ تعلیم پہلے سے بہت مصروف ہے بہر حال میں محکمہ تعلیم سے کہتا ہوں کہ وہ اس نیک تجویز پر غور کریں اور اسکو دیکھیں۔ کہ اس سلسلے میں کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے بجلی کے متعلق کہا۔ آپکا کہنا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے بجلی ملنا چاہیئے۔ میں پہلے بھی آپکی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ اسکا طریق کار مختلف ہوتا ہے ایسی جگہیں ہیں جہاں آبادی نہیں لیکن وہاں بھی بجلی مہیا ہونا چاہیئے کوئی کہتا ہے کہ کانٹ چھانٹ کر کے تقسیم کیجائے لیکن ہم پوری طرح کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں اس قدر وسائل اور سرمایہ مل جائے کہ ہم ان کی ضروریات کو پوری کر سکیں۔ میں ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو جن کا اپنی کانسٹیچونسی سے تعلق ہے قابل احترام سمجھتا ہوں یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان کو

اپنے علاقے کی بہتری اور خوشحالی کا خیال ہے اس نیک خیال کے لئے آپ قابل قدر ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اور زیادہ توفیق دے کہ اپنے علاقے کی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ سوچ سکیں۔

آپ نے شکایت کی ہے کہ ایک بلڈوزر دیا گیا ہے جبکہ گیارہ بارہ بلڈوزر کسی اور طرف دیئے گئے ہیں معلوم نہیں آپکا اشارہ کس کی طرف ہے لیکن شکایت بڑی معقول ہے باقی بلڈوزر کن کے پاس ہیں اسکی نشاندہی آپنے نہیں کی ہے پھر بھی میں نے کہا ہے ایسی تقسیم کریں اور ایک ایسا طریقہ کار اختیار کریں جس میں انصاف جھلکتا ہے۔ اور آئندہ اس قسم کی شکایت نہ ہو۔ مجھے امید ہے کہ وزیر زراعت ممبر موصوف کو اس قسم کی شکایت کا موقع فراہم نہیں کریں گے۔ بلکہ بلڈوزر کی تقسیم اس طرح کریں گے کہ تمام ایم پی اے صاحبان سمجھیں کہ حق ہو رہا ہے اور صحیح ہو رہا ہے۔ ہر ایک چاہتا ہے کہ بلڈوزر ہاورز اسے ملے لیکن ہماری پریشانی یہ ہے کہ ہمارے پاس ڈوزر بہت کم ہیں اور کام بہت زیادہ ہے جناب والا! مزید ڈوزرز آنے والے ہیں جب ان کی تعداد میں اضافہ ہوگا تو انشاءاللہ ہاورز میں بھی اضافہ ہو جائیگا اور اسطرح بلوچستان کے کاشتکاروں کو کافی سہولت اور مدد ملے گی یہ بڑی اچھی بات ہے پیر علیزئی کو آپنے چار ہزار ڈوزر ہاورز دیئے یا دو ہزار گھنٹے دیئے یہ تو عوام کو معلوم

ہونا چاہیئے کہ وہ کونسی حکومت ہے جس کی وساطت سے یہ ہاور زملتے
ہیں یہ بڑی بات ہے ہمارے ایوان کے سامنے کم از کم یہ تو تبلا دیا ہیں اسکے لئے
پسیر علیزئی صاحب کا انتہائی مشکور وممنون ہوں۔ اسی طرح نصیر بابا صاحب
کو نہیں ملا۔ میں اسکی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا بلڈوزر کی کمی کی یہ شکایت
ہے کہ ان کی مساویانہ تقسیم نہیں ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ وزیر زراعت
ایسے تقسیم کریں گے کہ کسی معزز ممبر کو شکایت کا موقع نہ ملے ان کی یہ
بھی شکایت ہے کہ پیسے داخل کئے لیکن ٹیوب ویل رگ مشین نہیں
ملی ہے میں متعلقہ وزیر سردار یعقوب خان ناصر صاحب سے کہوں گا کہ
ملک یوسف صاحب کی جائز شکایت پر پورا غور فرمائیں۔

جناب والا! شہر میں مارکیٹ بنانے اور تین چار منزلہ عمارتوں کی تعمیر
بند کرنے کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ یہ نہیں بننی چاہیئں۔ کراچی میں
تو بیس بیس منزلہ عمارتیں ہوتی ہیں۔ جناب والا! وزیر بلدیات صاحب
کا یہ کام ہے کہ وہ ملک صاحب کے اس مطالبہ پر غور کریں اگر وہ سمجھتے
ہیں کہ شہر میں مارکیٹیں اور تین چار منزلہ عمارتیں نہیں بننی چاہئیں تو وہ
ایک جامع منصوبہ بنا کر کابینہ کے سامنے پیش کریں تاکہ حکومت اسکی منظوری
دے سکے۔ انہوں نے جیلوں میں اصلاح کے سلسلے میں حکومت کی تعریف
کی میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بخل سے کام نہیں لیا۔ ان کو
جو بات اچھی نظر آئی انہوں نے اسکی تعریف کر دی میں ان کا شکریہ

ادا کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کم از کم جا کر جیلوں کا دورہ کریں اور دیکھیں کہ ان کو کل والی جیل آج نظر نہیں آئیگی۔ ہم نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ قیدیوں کے خوراک میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ بیرکس میں ٹی وی فراہم کئے گئے ہیں تاکہ محنت و مشقت کے بعد قیدی اپنی بیرک میں آکر ٹی وی پروگرام دیکھ سکیں۔ انکو پہلے سے اچھا کھانا ملتا ہے پہلے ان کو کم خوراک ملا کرتی تھی اب ہم نے خوراک کی مقدار بڑھادی ہے ذرا آپ جاکر دیکھیں تو آپکو معلوم ہوگا۔ جہانتک قیدیوں کی اصلاح کا تعلق ہے تو ہم ان کی اصلاح بھی کریں گے ایسا نظام ہونا چاہیئے کہ سختی کے ساتھ ساتھ قیدیوں کی ریفارم ہوجائے تاکہ وہ محسوس کریں کہ انہوں نے جرم اور خطا کی ہے تو اس پر وہ پشیمان ہوں نادم ہوں انکو اصلاح کا موقع دیا جائے۔ جب کوئی قیدی اپنی سزا پوری کرنے کے بعد شہر میں واپس آئے تو وہ معاشرے کا ایک اچھا شہری بن سکے اور معاشرے میں اسے بری نظروں سے نہ دیکھا جائے اور وہ آئندہ اچھی اور باعزت زندگی گزار سکے۔

بلوچستان میں کوآپریٹو سوسائیٹز کی جو صورتحال ہے اس کے بارے میں میں اپنے معزز رکن سے یہ کہوں گا کہ وہ کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ اور میں انہیں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ان کوآپریٹو سوسائیٹز اس کسمپرسی

کی حالت سے نکال کر قابل رشک حالت میں لائیں گے۔ حکومت اس سلسلے میں ان سے پوری معاونت کر رہی ہے میں وزیر متعلقہ سے بھی یہ کہوں گا ڈاکا سکا پورے طریقہ سے جائزہ لیں ان کی خامیوں کو دیکھیں انہیں دور کریں تاکہ ان کو آپریٹو سوسائیٹز کا جو مقصد ہے اسے وہ پورا کر سکیں۔

ملک یوسف اچکزئی نے اپنے علاقے کی سڑک مکمل کرنے کیلئے فرمایا اور انہوں نے اس کیلئے لکھا بھی ہے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے اس کے ساتھ کوئٹہ گلستان غنزہ بند کو بھی ہم ٹھیک کریں گے۔

جناب والا! اب میں اپنے معزز رکن جناب میر نبی بخش کھوسہ کی تقریر کی طرف آنا چاہونگا۔ نصیر آباد کے دو اضلاع کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ ریفرنڈم کرایا جائے اس کے لئے میں ان سے یہ کہوں گا۔ کہ موجودہ اسمبلی ہی اس کے لئے ایک ریفرنڈم ہے اس علاقہ کے چار ممبران میں سے تین نے خاص طور پر حکومت سے یہ گزارش کی اور مطالبہ کیا کہ اسے دو اضلاع میں تقسیم کیا جائے اور ہم نے اسے دو اضلاع میں تقسیم کیا۔ میں ایک اور بات اپنے بھائیوں کو تبلانا چاہتا ہوں کہ اگر ان اضلاع کے ناموں پر کسی بھائی کو اعتراض ہے تو ہم اسے وہی نام دیں گے جو ہمارے بھائیوں کو قابل قبول ہوگا۔

اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ وہ اس چیز کو اتنا بڑا نہ سمجھیں تو بہتر ہوگا اس کے لئے میرے پاس چھٹی بھی آئی ہے اس کے باوجود بھی میں انہیں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ نام پر جھگڑا نہیں ہوگا۔ میرے بھائی جو نام چاہیں گے وہی نام اس کا ہوگا۔ جناب کھوسہ صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ نصیر آباد میں کوئی کالج نہیں ہے۔ اور اس کیلئے انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ ایک لاکھ روپے کا اعلان کرتے ہیں اور دینا چاہتے ہیں۔ میں ان کی طرف سے اس گران قدر عطیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ کل یا پرسوں جب بھی انہیں موقع ملے گا وہ ایک لاکھ روپیہ جمع کرا دیں گے۔ تو اس کے بعد ہم نصیر آباد کالج شروع کرائیں گے۔ لیکن میں ان سے یہ ضرور کہوں گا کہ وہ پہلے اتنے وعدے کے مطابق ایک لاکھ روپیہ جمع کرا دیں (تالیاں)

انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری اسکیمیں آکر دیکھیں تو میں ان سے یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے بزرگ ہیں ہمارے محترم ہیں ہم اپنے بزرگوں کی اسکیمیں کہاں پر جا کر دیکھیں۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں یہ بجٹ کا موقع ہے اس موقع پر کوئی بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ انہوں نے جیسا فرمایا ہے اسکیمیں اچھی

ہونگی اس کے علاوہ انہوں نے سیم و تھور کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اس کی رقم خرد برد ہوجاتی ہے۔ میں ایوان کے تمام معزز اراکین سے یہ گذارش کرونگا اور خاص کر نصیر آباد کے ممبران سے یہ کہونگا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہاں کہاں خرد برد ہو رہی ہے۔ اس پر وہ اقدامات کریں کیونکہ آپ ممبران کو ہی رشوت کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ وہاں جائیں تحقیق کریں اور آپ کو جہاں کہیں بھی خرد برد معلوم ہو اس بارے میں آپ مجھے مطلع کریں۔ میں ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جونہی آپ کی رپورٹ ہمارے پاس آئے گی حکومت فوری طور پر اس پر تحقیقات شروع کردے گی۔ اور اس میں جو لوگ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ملوث ہوں گے ہم انہیں نہیں بخشیں گے۔

جناب والا! اس سال حیردین نہر کیلئے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ایسی بات نہیں ہے کہ اس کیلئے رقم نہیں رکھی گئی ہو۔ اب جہاں تک خرد برد کا تعلق ہے تو میں اپنے معزز بھائی سے یہ گذارش کرونگا کہ نہ صرف ہمارا بلکہ یہ آپکا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم خرد برد پر کنٹرول کریں۔ جناب والا! نبی بخش کھوسہ صاحب نے اپنی جامع تقریر میں اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ آبیانہ اچھی اور بری دونوں قسم

کی زمین پر یکساں لیا جاتا ہے۔ جیسے چنے کو پانی نہیں چاہیئے اور
اس پر آبیانہ لگایا گیا ہے۔ اس کیلئے میں اپنے وزیر آبپاشی اور وزیر
ریونیو دونوں سے یہ کہوں گا کہ وہ اس کی پوری تحقیقات کریں اور اچھی
طرح اس کا جائزہ لیکر ایک تفصیلی رپورٹ کابینہ کے سامنے پیش کریں تاکہ
کابینہ اس اہم معاملے پر صحیح طریقہ سے غور کرسکے۔ اس کے علاوہ میں
نبی بخش کھوسہ صاحب کی اس بات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بلوچستان
والوں کو آپس میں مل جل کر رہنا چاہیئے۔ واقعی یہ ایک اچھی اور نیک
بات ہے میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے اور
انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا کہ بلوچستان میں رہنے والے ایک ہیں اور ایک
ہی رہینگے اور مجھے امید ہے کہ ہم سب آپس میں مل جل کر رہیں گے۔
اور ہم میں کوئی نااتفاقی نہیں ہوگی۔ ہم میں کسی قسم کی عداوت اور
بغض نہیں ہوگا۔ ہم سب ایک رہینگے اور انشاء اللہ ہم سب ملکر اس
پاکستان کی تعمیر کریں گے (تالیاں)

جناب والا! اب میں اپنے بڑے پیارے دوست عصمت اللہ موسیٰ خیل کی طرف
آتا ہوں لفظ تو موسیٰ خیل ہے لیکن علاقہ بڑا پسماندہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ
سردار یعقوب ناصر کے علاوہ اور کسی وزیر نے ان کے علاقے کا دورہ نہیں

کیا۔ ایک اور وزیر بھی ہیں جنہیں وہ فراموش کر گئے ہیں۔ انہوں نے بھی
ان کے علاقے کا دورہ کیا ہے اور وہ یہاں یہ کہہ چکے ہیں کہ انہوں نے
عصمت اللہ صاحب کی دعوت بھی کھائی ہے۔ لہٰذا میں ان کو یہ تبلانا چاہتا
ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ہم ہر علاقے کا دورہ کریں لیکن میں
ان کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ان کے علاقے کے دورے پر آنا
بھی چاہتا تھا۔ لیکن شاید قدرت کو منظور نہ تھا کیونکہ اس موقع پر
موسیٰ خیل میں بارشیں ہو گئیں۔ شاید میرے بھائی نے اللہ تعالیٰ سے
بارش کے لئے دعا کی ہوگی۔ جس کی وجہ سے میرا وہاں جانا نہ ہو سکا لیکن
میں انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد ہی ہیں ان کی دعوت کھانے
کا اتفاق ہو۔ انہوں نے سڑکوں کے متعلق فرمایا کہ ہمارے ایسے
بھی روڈز ہیں۔ میں نے اس روڈ کے متعلق بڑی تحقیق کی۔ اس کیلئے
میں نے یہاں پوچھا وہاں معلوم کیا تو مجھے بڑی مشکل سے یہ معلوم ہوا کہ
وہ روڈ یعنی کسی سڑک کا ذکر کر رہے ہیں۔ اور معزز رکن موسیٰ خیل کے
درگ روڈ کی حالت کے متعلق اپنا اظہار خیال فرمار ہے ہیں۔ اس کی ابتدائی
رپورٹ کے متعلق سیکرٹری صاحب سے کہا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

اس موقع پر میں معزز اراکین اسمبلی سے یہ درخواست کرونگا کہ انہیں بجٹ پر تقریر کے موقع پر انہیں وقت دیا گیا تھا اور انہیں یہ موقع فراہم کیا گیا تھا کہ وہ بجٹ پر بحث کریں کیا انہوں نے اس موقع پر بحث نہیں کی؟ جواب جام صاحب کو چٹیں بھیج رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ مناسب بات نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! یہ ٹھیک ہے اور صحیح بات ہے لیکن پھر بھی میں اپنے معزز اراکین کی چٹوں کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور ان کی ان چٹوں کا جواب دونگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ میری طرف سے اجازت ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! یہ موسیٰ خیل درگ روڈ کے متعلق ہے۔ اس کیلئے میں پوری تحقیقات کر رہا ہوں اور یہ معلوم کرونگا کہ یہ پچاس لاکھ روپے اس روڈ پر کہاں خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک ایسے وزیر کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ وہ انہیں پوچھتے بھی نہیں ہیں وہ کون مہربان ہیں جو انہیں نہیں پوچھتے۔ یہ شاید

راز کی باتیں ہیں یہ وہ خود جانتے ہوں گے کہ ایسا کونسا وزیر ہے جو انہیں نہیں پوچھتا یہ ان کا کام ہے کہ بتائیں (آوازیں اور شور)

ہم جناب عصمت اللہ خان موسیٰ خیل کی خواہش کا احترام کریں گے اور کالج کھولیں گے ہم امید کرتے ہیں کہ جناب عصمت اللہ خان موسیٰ خیل کافی تعداد میں بچے لائیں گے پھر ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ کہیں کہ وہاں صرف تین بچے پڑھ رہے ہیں وہ اس کالج کے لئے کافی تعداد میں بچے لائیں گے تاکہ وہاں پر کالج کا جواز بن سکے اور مجھے امید ہے یہ کالج کامیاب ہوگا۔ (تالیاں)

دوسری اسکیمات کے متعلق جناب عصمت اللہ خان نے ذکر کیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی یہ خواہشات حقیقت پر مبنی ہیں۔ ان کے علاقے میں کوٹھ خان محمد خان کاریز کے لئے اس کی صفائی کے لئے تین لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور درگ روڈ کے لئے مزید پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ تاکہ اس کو مزید بہتر بنایا جائے۔ میں ان کے علاقے کے لئے چھ سو مزید فری بلڈوزر کے گھنٹوں کا اعلان کرتا ہوں (تالیاں)

جناب والا۔ میں میاں سیف اللہ پراچہ صاحب کی تقریر پر مزید کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا ہوں ان کی تقریر بہت اچھی تھی اس ہاوس میں خواتین ممبران نے بھی بجٹ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سردار

احمد شاہ کھیتران نے جو کہا تھا کہ یہاں بلوچستان میں سبز انقلاب آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔ اور احمد شاہ کھیتران نے یہ بھی کہا تھا کہ ۱۹۹۰ء تک سات مرلہ کے ایک لاکھ پلاٹ بنائیں گے اور اس سے چار لاکھ افراد کو فائدہ ہوگا۔ یہ تو اس حکومت کی قابل تحسین بات ہے۔

اب میں ایک اور چیز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کے متعلق میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں کہا ہوا ہے وہ ایم پی اے صاحبان کی اسکیمات کے متعلق ہے۔ ایم پی اے صاحبان کو جو مختلف اسکیمات کیلئے رقومات ملتی ہیں بعض لوگ وہ کہتے ہیں کہ رشوت ہے۔ یا ان کا تصرف صحیح نہیں ہوتا ہے۔ میں ان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں میں بلوچستان اندرون دورے پر گیا ہوا تھا۔ میں نے ان اسکیمات کو دیکھا ہے۔ بہت اچھی اسکیمیں ہیں اور موقع پر کام ہوئے ہیں۔ اور ان کے متعلق میں نے پہلے بھی کہا ہے اگر کسی کام میں کمی بیشی ہو جاتی ہے تو ہر جگہ (Loop holes) بھی ہوتے ہیں یہ رکن اسمبلی کا قصور نہیں ہے کیونکہ بلڈوزر وہ خود تو نہیں چلاتا ہے۔ بنگلہ خود تو نہیں بناتا ہے۔ وہ اسٹیمیٹس اور نقشے خود تیار نہیں کرتا ہے اسکیموں پہ عمل درآمد تو دوسرے ادارے اور ایجنسیاں کرتی ہیں۔ اگر لوکل گورنمنٹ کا کام ہے تو لوکل گورنمنٹ کرتی ہے اور اگر بی اینڈ آر کا کام ہے تو بی اینڈ آر کا محکمہ کرتا ہے۔ اگر ایریگیشن کی اسکیمیں ہیں

تو محکمہ آبپاشی والے اسے کراتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں کو کہتا ہوں کہ ہمارے جو وزراء صاحبان ہیں وہ اپنے محکمے میں ہونے والے کام کا خیال کریں۔ وہ دیکھیں کہ آیا اسکیمات پر صحیح طور پر کام ہو رہا ہے اور جو رقومات دی جاتی ہیں وہ وقت پر ریلیز ہوتی ہیں۔ اور اگر ریلیز نہیں ہوتیں تو کیوں نہیں ہوتی ہیں۔

لہٰذا رشوت کمیٹی کے ممبران اس پر نظر رکھیں۔ وہ چیک کریں۔ اور ہر وقت اسکیموں کا جائزہ لیں تاکہ کام کرانے والی تمام ایجنسیاں محسوس کریں کہ ان پر کسی کی نظر ہے اور ان سے کوئی پوچھنے والا ہے جب ان کو چیک کریں گے تو ان کے دل میں ڈر ہوگا پھر وہ اسکیمات صحیح طور پر مکمل کر سکیں گے۔ جس کا اچھا نتیجہ نکلے گا۔ پروگرام عوام کی خوشحالی اور بہتری کے لئے ہیں۔ اسکے بہتر نتائج نکلیں گے۔ اگر ممبر صاحبان کی بنائی ہوئی اسکیمات کا اچھا نتیجہ نکلے گا تو عوام پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ ملک میں خوشحالی ہوگی۔ رشوت کے انسپکشن ٹیم کے ممبران بھی اس چیز کا خیال کریں کہ کام صحیح ہو۔ اگر ان اسکیمات کا اچھا نتیجہ نہ نکلا تو بدنامی کا باعث بن جائیں گی۔ اور یہ پورے ہاؤس کی بدنامی ہوگی۔ ہمارے معزز ممبر عصمت اللہ نے واٹر سپلائی اسکیم کے لئے

آٹھ لاکھ روپے رکھے ہیں۔

جناب اسپیکر! اب میں اپنے پیارے دوست شیخ ظریف خان مندوخیل کی تقریر پر آتا ہوں جب بھی وہ تقریر کرتے ہیں بڑی پیاری تقریر کرتے ہیں۔ اس میں مذاق اور حقیقت کے دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقے ژوب کے متعلق کہا ہے کہ ژوب کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے اب ذرا دل تھام کر بیٹھیں میں بتلاتا ہوں کہ ژوب کے لیے ہم نے کتنے پیسے دیئے ہیں اور وہاں پر کتنے زیادہ ترقیاتی کام ہوں گے۔ جناب سات کروڑ روپے آبپاشی کی اسکیموں کیلئے رکھے گئے ہیں۔ پانچ کروڑ کی رقم ایف او ڈبلیو سے سڑکوں کے لئے ملی ہے۔ تین کروڑ روپے کی رقم محکمہ مواصلات اس علاقے میں خرچ کر رہی ہے۔ باقی بھی کئی محکمے ہیں جن کی مختلف اسکیمیں ژوب میں ہیں۔ ژوب کو ڈائرکٹ ڈائلنگ سے دوسرے علاقوں کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی کہ تمام اضلاع سے ڈائرکٹ ڈائلنگ سے ملایا جائیگا۔ میں مانتا ہوں کہ ہمارا بلوچستان بہت پسماندہ ہے اس کے دور دراز علاقوں میں ٹیلیفون کے کھمبے نہیں ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں ان کے لئے ٹیلیفون کا انتظام کیا جائے گا یہ عوامی ضرورت ہے۔ میں ان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ژوب کو ڈائرکٹ ڈائلنگ کے سلسلے میں ٹاپ پرائرٹی دی جائیگی۔

اور ٹاپ پرائرریٹی تعلیم کے سلسلے میں ژوب کی دی گئی ہے اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ان کے حلقے میں بجلی نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ شیرانی علاقہ تک بجلی پہنچنی چاہیئے۔ یہ ان کی بنیادی ضرورت ہے اور موجودہ حکومت کا فریضہ ہے کہ ہر علاقے کی ضروریات کا خیال کرے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں پر بجلی نہیں ہے وہاں بجلی پہنچائی جائے اس کیلئے تمام وسائل اور بلوچستان کا بجٹ آپ کے سامنے ہے ہم اس حکومت میں رہتے ہوئے اپنے وسائل کے مطابق ہر ضلع کی خواہش کو پورا کریں گے اور وہ کام کریں گے جس سے اس علاقے کی ترقی ہو۔ ہم بجلی ژوب میں پہنچائیں گے پھر وہاں سے شیرانی علاقے کو بھی بجلی مل سکے گی۔

انہوں نے کہا کہ ژوب کے ہسپتال میں عورتوں کے لئے بیٹھنے کیلئے جگہ نہیں ہے اس سلسلے میں یہ حکومت کا فریضہ ہے سہولیات مہیا کرے مگر معزز ممبر صاحب کو بھی تو پچھلے سال کاموں کیلئے اسی لاکھ روپے ملے تھے۔ وہ اس رقم سے خود بندوبست کر دیتے۔ ممبر صاحبان کو اسی لاکھ روپے ترقیاتی اسکیموں کے لئے ملے ہیں اور بعض ممبر صاحبان کو تو ایک کروڑ تیس لاکھ روپے بھی ملے ہیں یہ تو چھوٹی سی بات تھی وہ خواتین کے لئے بیٹھنے کے لئے جگہ کا انتظام کر دیتے۔

ہم خواتین کے بیٹھنے کیلئے جگہ کا بندوبست کر دیں گے تاکہ ہماری

خواتین باہر برآمدے میں نہ بیٹھی رہیں لہٰذا ان کے بیٹھنے کے لئے انتظام کیا جائیگا۔ (تالیاں)

جناب والا! اب میں اس پر آنا چاہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ کوئی ڈیم نہیں ہے آپکے علاقے ژدب میں کتنے ڈیم ہیں میں آپکو اسکی تفصیل بتانا چاہتا ہوں جہانتک سرفیس ایریگیشن اسکیم کا تعلق ہے انکے لئے ڈیم بنانے کے واسطے مناسب جگہ نہیں ہے ژدب واٹر سپلائی اسکیم کیلئے تین کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے میں اس ایوان کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں سیلانزہ چینل کیلئے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے اور سینابانزار وغیرہ اسکیموں کیلئے دوکروڑ بیس لاکھ اسی طرح قلعہ شیرک نرسے زئی اور راحمد ورگہ وغیرہ کیلئے ایک کروڑ روپے رکھے گئے۔

جناب والا! انہوں نے یہ شکایت بھی کی جو برحق تھی کہ ٹی وی ہونا چاہیے صحیح ہے کہ ہر فرد ٹی وی دیکھنا چاہتا ہے میں انکو بتلانا چاہتا ہوں کہ ٹی وی بوسٹر کیلئے زمین حکومت نے خرید لی ہے اور کان مہترزئی میں انشاءاللہ بوسٹر پر کام شروع ہو جائیگا۔ اور لوگ ٹی وی نشریات

سے مستفید ہو سکیں گے۔

(تالیاں)

جناب والا! انہوں نے کہا کہ ژوب میں گرلز کالج نہیں ہے میں نے محکمہ تعلیم سے کہا ہے کہ اسکول میں اگر بچیاں ہوں تو فوری پر اسکول میں ہی ایف اے کی کلاسیں شروع کر دی جائیں۔ مجھے اُمید ہے کہ ظریف خان مندوخیل صاحب اب اسطرف توجہ دینگے تاکہ ہم کلاسیں شروع کر سکیں۔

جناب اسپیکر! میرے قابل احترام دوست سردار دینار خان کرد صاحب نے اگرچہ مختصر تقریر کی اب میں اسکا ذکر کرونگا۔ تقریر اگرچہ مختصر تھی تاہم بڑی جامع اور مدلل تھی انہوں نے پیٹ کا ذکر کیا تھا۔

جناب والا! اس پیٹ کے لئے دنیا سرگردان ہے اور ہم محنت و کوشش کر رہے ہیں میں انکو یقین دلانا چاہتا ہوں گولی نہیں ملے گی لیکن ہم اس پیٹ کا تحفظ چاہتے ہیں۔ جناب والا! بولان میڈیکل کالج کافی عرصہ سے دربدر رہا ہے یہ افسوس کی بات ہے انکو بھی معلوم ہونا چاہیئے

کہ یہ کیوں دربدر رہا جیسے کہا جاتا ہے کہ گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے یہ وہی بات ہے یہ باتیں ہماری طرف سے اٹھتی ہیں میں انکو یقین دلانا چاہتا ہوں یہ عمارت انشاءاللہ جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔ اور طلباء اسمیں تعلیم حاصل کرینگے۔

سردار دینار خان کرد۔ جناب والا! میں نے اسمبلی کی مسجد کے متعلق کہا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سردار صاحب قائد ایوان کی تقریر کے دوران آپ بات نہیں کر سکتے۔ جام صاحب! جب اسپیکر بول رہا ہو تو آپ خاموش رہیں۔

وزیر اعلیٰ۔ وہ اللہ کے گھر کے متعلق کہتے ہیں اس لئے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کل انشاءاللہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اسمبلی کی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سردار صاحب اس دن جب میں نے آپکو بتلایا تو شاید آپکو میری بات کا یقین نہیں آیا؟

سردار دینار خان کرد۔ یقین اس وقت آئیگا جب کام شروع کر دینگے۔

وزیر اعلیٰ۔ اس وقت میرے معزز رکن اللہ کے گھر کی رسم افتتاح خود دیکھیں گے اب میں جمالی صاحب کی تقریر پر آتا ہوں۔ میں تبصرہ تو نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنا ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ پٹ فیڈر کے کنال سے متعلق جو خدمت موجودہ حکومت نے کی ہے پہلے کسی نے بھی نہیں کی اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے تو شیر بھی تھک گئے تھے لیکن ہم غریبوں نے زیادہ کام کر کے جس طرح اور جس احسن طریقہ سے اس مسئلہ کو حل کیا ہے آپکو اسکی مثال نہیں ملے گی۔

جناب والا ناصر بلوچ پنجگور سے ہمارے معزز رکن ہیں ہمارے بھائی ہیں انہوں نے اگرچہ تقریر نہیں کی لیکن میں نے دیکھا تھا کہ انکے علاقہ کی کیا ضرورت ہے اس وقت بیسک ہیلتھ یونٹ تنگو کیلئے سات لاکھ رکھے گئے ہیں وزگ مڈل اسکول کیلئے دو لاکھ اور ایک چلڈرن پارک کیلئے ایک لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جناب والا! مجید بزنجو صاحب نے بھی تقریر نہیں

کی وہ خاموش رہتے ہیں لیکن خاموشی بہت بڑی چیز ہے۔ ہر آدمی خاموش نہیں رہ سکتا۔ زیلگ جھاؤ کیلئے دس لاکھ کی پانی کی اسکیم ہے اس سے علاقے کو پانی مل سکے گا محمد صالح بوتانی صاحب نہیں ہیں میں ان کو کہتا ہوں کہ میرے بھائی آپکی چار اسکیمیں جو تھیں وہ ہم نے سب منظور کر لی ہیں وقت چونکہ تھوڑا ہے حاجی عید محمد نوتیزئی صاحب نے بھی تقریر نہیں کی لیکن انہوں نے کہا ہے نوکنڈی واٹر سپلائی سکیم پایۂ تکمیل کو پہنچائی جائے میں نے انکی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اسکے اخراجات کا تخمینہ پانچ کروڑ آتا ہے لیکن پھر بھی بلوچستان کی حکومت توکل علی اللہ کر کے کام شروع کرتی ہے ہم نے اس اسکیم کیلئے پیسے رکھے ہوئے ہیں انشاء اللہ اسپر کام شروع کر دیں گے۔ میری کوشش ہو گی کہ کہیں نہ کہیں سے یا فارن ایجنسی سے مل کر اس معاملہ کو ہم پیش کرینگے تاکہ نوکنڈی واٹر سپلائی اسکیم کیلئے ہمیں پیسہ فراہم کریں لہٰذا حاجی عید محمد نوتیزئی اسکی فکر نہ کریں اس پر انشاءاللہ جلدی کام شروع ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں انام بوستان سڑک کی حالت بہتر بنانے اور کلی بادینی سے ملانے کیلئے پانچ لاکھ روپے منظور

ہاں اسکے علاوہ دالبندین چلغازئی سڑک بھی بنانا ہے۔

جناب والا! اقبال کھوسہ صاحب نے شاید اس امید پر تقریر نہیں کی کہ انہوں نے مجھ پہ اعتماد کیا اسکے لئے میں انکا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں میں انکے لئے کچھ نہ کچھ کرونگا اناج منڈی جھٹ پٹ کیلئے دس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں گوٹھ اللہ یار ڈیم کی اسکیم منظور ہے چار سو بلڈوزر گھنٹوں کیلئے انہوں نے کہا ہے وہ ہم منظور کرتے ہیں۔ حیر دین ادستہ محمد روڈ کیلئے پانچ لاکھ روپے منظور ہیں

جناب اسپیکر قابل احترام کاکڑ صاحب کی آبپاشی کی پینتالیس چھوٹی اسکیموں کے لئے پانچ لاکھ سینتالیس ہزار روپے منظور کئے ہیں انہوں نے تین عدد ڈیلے ایکشن ڈیم تجویز کئے ہیں اس کے لئے سترہ لاکھ روپے اے ڈی پی میں ہیں لیکن کاکڑ صاحب نے چونکہ مانگے تھے اس لئے یہ سترہ لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

جناب والا! محمد علی رند صاحب کی اسکیم کیلئے پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اسکے علاوہ زرعی انجن کیلئے تین لاکھ روپے ہیں فتح علی عمرانی صاحب نے ڈیرہ مراد جمالی روڈ کا کہا تھا ہم انشاء اللہ ان کے روڈ بنائیں گے گل زمان خان کاسی صاحب نے تقریر تو نہیں فرمائی مگر کوئٹہ کی ان بستیوں

کے بارے میں ارشاد فرمایا جو اس وقت بڑی خستہ حالت میں ہیں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کے لئے ایم پی اے فنڈز ناکافی ہیں جس سے وہ اسکی دیکھ بھال نہیں کر سکتے لہذا کچرہ روڈ اور پشتون آباد روڈ کیلئے سات لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ٹیوب ویل اور واٹر سپلائی کے لئے پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ حاجی محمد شاہ صاحب ہمارے شاہ صاحب ہیں انہوں نے بھی تقریر نہیں فرمائی اور خاموش رہے لیکن یہ بات میں جانتا ہوں کہ ان کی دلی خواہش ہے کہ ان کے علاقے کی ترقی ہو۔ میں نے ان کے علاقے میں ان کے روڈ کا معائنہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے اپنے علاقے کی ترقی کیلئے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ میں ان کی محنت اور کاوشوں کو دیکھتے ہوئے مزید ان کی سڑک کو مکمل کرنے کیلئے بارہ لاکھ روپے کی منظوری دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ تنگی ڈیم کیلئے دس لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔ تعمیر نالہ کیلئے پانچ لاکھ روپے اور خاصہ روڈ کیلئے پانچ لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔

عبدالغفور بلوچ صاحب نے بھی تقریر نہیں کی۔ لیکن میں نے ان کے علاقے کیلئے جن اسکیموں کو مناسب سمجھا اور گوادر کی اسکیم کیلئے رقم ریلیز کی گئی ہے۔ اور اس طرح جیونی میں میرین انجن کیلئے پانچ لاکھ روپے

رکھے گئے ہیں۔ اور گوادر نیشنر نیز مسٹ کیلئے دولاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ آغا خان ہائی اسکول کیلئے ایک اعشاریہ پانچ روپے رکھے گئے ہیں گوادر اسپورٹ کیلئے ایک لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور گوادر میں دیوار کیلئے دولاکھ روپے رکھے گئے ہیں اسی طرح فٹبال گراؤنڈ گوادر جدید کیلئے دولاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ گوادر اور گدری بیں روڈ کیلئے پانچ لاکھ روپے چمان روڈ پانچ لاکھ روپے۔ اور دو سو گھنٹے ڈوزر کے۔ اسی علاقے کیلئے ہیں بی ایچ یو وغیرہ بھی دئے گئے ہیں۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ چند امور کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری ثقافت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری اپنی زبان بلوچی اور پشتو ہے۔ جس پر ہم نے ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی ہے اس کے لئے مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے میں ان زبانوں کو فروغ دینے کیلئے دس لاکھ روپے کی گرانٹ کا اعلان کرتا ہوں۔ (تالیاں) میرا دوسرا اور اہم اعلان اپنے صحافی بھائیوں کیلئے ہے۔ ہمارے صحافی حضرات نے یہاں پر بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے اور خصوصاً ہمارے بلوچستان کے صحافی حضرات نے جس محنت اور لگن سے کام کیا ہے ان کی اس حب

الوطنی کیلئے ان کو داد دیتا ہوں اور اپنی طرف سے ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان کی خدمت میں ایک چھوٹا سا تحفہ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں پریس روم کیلئے ٹیلی فون ٹائپ رائٹر، ٹیلی ویژن، گیس ہیٹر، ریڈیو اور ٹیلیکس دینے کا اعلان کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی انہیں اندرون بلوچستان دیگر صوبہ جات میں اور کوئٹہ میں سیمینار وغیرہ کی سہولت دینے کا اعلان کرتا ہوں (تالیاں)۔ جناب والا! اس وقت میرے سامنے وہ تمام چٹیں موجود ہیں جو ممبران حضرات نے میری اس تقریر کے دوران مجھے دیں۔ اور یہ بتاتا چلوں کہ ایسی بات نہیں ہے کہ میں نے ان چٹوں کا حوالہ اپنی تقریر میں نہ دیا ہو۔ لیکن پھر بھی میں ان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ میں مزید انہیں دیکھونگا اور ان تمام چیزوں کو اپنی طرف سے پوری کرنے کی کوشش کرونگا میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ کوئی ایسا علاقہ نہ رہ جائے جس جس پر حکومت کی توجہ کم ہو۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں کہ بلوچستان میں ترقی و خوشحالی ہو اگر کسی علاقے میں اسکول نہیں ہیں تو وہاں اسکول بنائے جائیں۔ اگر سڑکیں نہیں ہیں یا آب نوشی کی کوئی اسکیم نہیں ہے تو جب میں وہاں دورے پر آؤنگا تو یہ چیزیں میں انہیں وہاں بھی دے سکتا ہوں۔ جن بھائیوں نے میری توجہ اس جانب مبذول کی ہے

میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں - جناب والا! اس کے علاوہ میں آپکے توسط سے یہاں باتیں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں - آپ لیویز کے عملے کے بارے میں غور فرمائیں ان کے لئے حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں وہ انکے لئے نہایت اہم اور سودمند ہیں مثلاً ان کی سروس کو ریگولر کرنا ان کی سروس کو پنشن ایبل بنانا اور پولیس کی طرح لیویز کا بھی ویلفیئر فنڈ قائم کرنا۔ مجھے اس ایوان میں یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے لیویز والوں کا خیال کیا ان کی غربت کا خیال کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی بے سروسامانی پر بھی غور کیا۔ مجھے امید ہے حکومت کے اس اقدام کو بہتر اور اچھا سمجھا جائے گا۔ جناب والا! میری اور حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ بے روزگاری کو ختم کیا جائے میں اس ایوان میں یہ بتلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اب تک حکومت نے پانچ ہزار افراد کو روزگار فراہم کیا ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت اہم اور بڑی بات ہے۔ اس کے سات میں یہ ضرور کہونگا کہ موجودہ حکومت کی اچھی باتیں لوگوں تک نہیں پہنچتیں ہم پبلسٹی کے قائل نہیں ہیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو اچھی باتیں خود معلوم ہو جائیں کہ حکومت ان کے لئے کون کونسے اچھے

اقدامات کر رہی ہے۔ جناب والا! بات اور کہتا چلوں کہ ہمارے وزیر اعظم
پاکستان محمد خان جونیجو کو بلوچستان سے بہت محبت اور انس ہے۔ وہ چاہتے
ہیں کہ بلوچستان کے عوام ترقی کریں اور جس قدر جلد ممکن ہو وہ ترقی اور
خوشحالی کی منزل پر پہنچیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ
اس سے پہلے بھی صوبوں کے چیف منسٹر صاحبان تھے اور آج بھی جو چیف منسٹر
صاحبان ہیں جب ہیں اور دیگر صوبوں کے چیف منسٹروں کی ایسوسی ایشن ہے۔
چیف منسٹر صاحبان اسلام آباد میں ملتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ
ہمارے چیف منسٹروں میں اتنا قریبی رابطہ ہے کہ ہم ایک ہی وقت میں اور ایک
ساتھ اپنے اپنے علاقوں کے مسائل مرکز میں پیش کر رہے ہیں۔ اس کے لئے
ہم پرائم منسٹر صاحب کے بہت مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ صوبوں کے معاملے
میں ہماری حمایت کی ہے۔ ہم اپنے بہت سے مسائل پیش کرتے ہیں
مثلاً یہاں پر ذوالفقار علی مگسی صاحب نے ڈومیسائل کا سوال اٹھایا تھا۔ جس
پر ہم نے کافی بحث و مباحثہ کیا اور کابینہ کی رائے کو ہمارے پارلیمانی
بورڈ نے منظور کیا۔ اس کے لئے ممبران اسمبلی میری قیادت میں مرکز
جائیں گے ہم اس معاملے میں پرائم منسٹر صاحب سے گفتگو کریں گے جس طرح
اس معاملے کو وہاں طے کیا گیا۔ اس فیصلہ کو بعد میں اس اسمبلی کے سامنے لایا

جائے گا اس کے ساتھ میں جناب ضیاء الحق صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے لوگوں کیلئے اپنے نو سالہ دورِ حکومت میں ہمیشہ بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں اور اس کیلئے ہمیشہ کام کیا ہے۔

اور میں یہ کہتا چلوں کہ ہم بلوچستان کے لوگ ضیاء الحق کے مشکور ہیں۔ جنہوں نے اپنے نو سالہ دورِ حکومت میں چادر اور چار دیواری کی حفاظت کی ہے اور انہوں نے بلوچستان کی ترقی کے لیے رات دن کام کیا ہے۔ اور جو بھی بلوچستان میں ترقی ہوئی ہے وہ ان کی مرہونِ منت ہے۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے جناب ضیاء الحق صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ آئیندہ بھی اپنی دلچسپی بلوچستان کی ترقی پر مرکوز کرتے رہیں گے۔ (تالیاں)

میں نے کافی علاقوں کا ذکر کر دیا ہے۔ سارا بلوچستان ہمارا ہے سب علاقوں کو ترقی دی گئی ہے جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! جس انداز سے آپ نے بطور اسپیکر ! صدارت کی ہے میں آپکا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں آپ نے میرے اس ٹوٹے پھوٹے خیالات کو بغور سنا ہے۔ اور میں تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ان کا تعاون ہمیشہ میرے ساتھ

رہا ہے میں انکے تحمل کی بھی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھے بغور سنا ہے میں اس ایوان کو پہلے بتلا چکا ہوں اور اب بھی بتا رہا ہوں کہ میں اپنے آپ کو سب عوام کے سامنے خادم سمجھتا ہوں جو تعاون اور حمایت میرے بھائیوں نے میرے ساتھ کیا ہے میں سب کا مشکور ہوں۔

جناب والا! آخر میں اس بجٹ کو بنانے میں جناب ہمایوں مری صاحب وزیر خزانہ اور ان کے عملے کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ہمارے وزیر خزانہ صاحب کی کارکردگی گزشتہ اڑھائی سال میں رہی ہے وہ قابل اطمینان ہے سیکریٹری خزانہ جناب جعفر صاحب اور انکے عملے نے جو کام کیا ہے میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے تمام رفقائے کار جن میں محمد یعقوب ناصر اور سردار احمد شاہ کھیتران مس پری گل صاحبہ نے جو اپنے محکمے کیلئے کام کیا ہے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور یہ تمام افراد کوشش کر رہے ہیں عوام کی خدمت کر رہے ہیں میری ٹیم کے تمام ارکان مبارک باد کے مستحق ہیں ہم تمام عوام کے سامنے جواب دہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ تمام ممبران اسمبلی نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا ہے۔ میرے پاس ان کے تعاون کیلئے کوئی الفاظ نہیں ہیں میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! میں ایک بار پھر آپکو مبارکباد پیش

کرنا چاھتا ہوں آپ ایسے لگ رہیں جیسے آپ ہی اسپیکر ہوں (تالیاں)
اس لئے میں آپکا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس وقت اسپیکر صاحب موجود
نہیں ہیں شاید وہ ڈنر کا انتظام کر رہے ہیں میں ان کا بھی شکریہ ادا
کرنا چاہتا ہوں انہوں نے اپنے زیر صدارت جس انداز سے اس ایوان
کو چلایا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے یہ روایت جو آپنے قائم کی ہے بلوچستان
کے لئے ایک مثالی روایت ہوگی۔ میں جناب سیف اللہ خان پراچہ کا
آخر میں نام بھول رہا ہوں۔ ان کے محکمے نے بھی مثالی کارکردگی کا مظاہرہ
کیا ہے۔ اسی طرح سے جو ہمارے ایڈوائیزر ہیں پارلیمانی سیکرٹیری
صاحبان ہیں۔ جنہوں نے کافی کام کیا ہے میں ان کا بھی شکریہ
ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان میں اس کی کارروائی میں بڑھ
چڑھ کر حصہ لیا ہے سوالات کے جوابات دیئے جمہوریت اور جمہوری اداے
کو کامیاب بنایا ہے۔ لہذا میں دوبارہ ایوان کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا
ہوں اور ساتھ ہی جن ممبران نے بطور اسپیکر صدارت کی ہے میں ان کا بھی
شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام ودعا۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر جام غلام قادر خان وزیر اعلیٰ کی اختتامی

تقریر کے بعد اب وزیر خزانہ مطالبات زر پیش کریں گے۔ چونکہ وقت کی قلت ہے اس لئے وزیر خزانہ اپنے مطالبات زر ۱ ۔ تا ۴۱ ایک ہی مطالبہ میں پیش کریں گے۔

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو کہ پانچ ارب چھتیس کروڑ پچھتر لاکھ چھبیس ہزار چار سو پچیس روپے سے متجاوز نہ ہو جس کی تفصیل مطالبات زر از نمبر ایک تا نمبر اکتالیس (۱ تا ۴۱) میں درج ہے جو اس معزز ایوان کے سامنے آج کی ترتیب کارروائی میں پیش ہے، وزیر اعلیٰ کو مالی سال ختتمہ ۳۰ جون انیس سو اٹھاسی کے دوران رواں اخراجات اور ترقیاتی اخراجات کیلئے عطا کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ :۔

ایک رقم جو پانچ ارب چھتیس کروڑ پچھتر لاکھ چھبیس ہزار چار سو پچیس روپے سے متجاوز نہ ہو جس کی تفصیل مطالبات زر از نمبر ایک تا نمبر اکتالیس (۱ تا ۴۱) میں درج ہے جو اس معزز ایوان کے سامنے آج کی ترتیب کارروائی میں پیش ہے، وزیر اعلیٰ کو مالی سال ختتمہ تیس جون انیس سو اٹھاسی کے دوران رواں اور

ترقیاتی اخراجات کیلئے عطا کیجائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مطالبات زر منظور کئے گئے۔ یعنی بجٹ برائے مالی سال انیس سو ستاسی اٹھاسی (۸۸-۱۹۸۷ء) منظور ہو گیا۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ انتیس جون ۱۹۸۷ء کی صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(شام سات بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۷ء کی صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)